جس کے سبب حضرت ماریہ قبطیہ کے حوالے سے مسلمان اہل سیر نے یہ موقف اختیار کیا۔ مولف نے اس کے بہت سے مظاہر تاریخ کے حوالے سے درج کئے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ اس قسم کی روایات کو اسی عہد میں پروان چڑھنے کا موقع ملا۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر مدلل بھی ہے اور مکمل بھی، اور مولف نے ابن سعد، ابن ہشام، یعقوبی، ابن قتیبہ، طبری، ابن کثیر، نووی، ابن اثیر، ابوالفداء، ابن سید الناس، ابن عساکر، عسقلانی، ابن اسحاق اور زہری جیسے مورخین اور اہل سیرت سے روایات لی ہیں اور ان کا محاکمہ کرنے کے بعد اپنے موقف کی وضاحت کی ہے۔

کتاب میں بہت سے ایسے مباحث ضمناً بھی شامل ہیں جن پر عام طور پر سیر حاصل گفت گو نہیں ملتی، مثلاً اصول استیلاد (ص ۴۷) ام ولد (ص ۴۹) سراری (ص ۶۸) جاریہ (ص ۷۱) وغیرہ۔ اس طرح مولف اپنی اس کاوش میں کام یاب نظر آتے ہیں، اور فاضل مدون کتاب نے تدوین میں مہارت اور سلیقے کا ثبوت دیا ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: پاکستان میں اردو سیرت نگاری۔ ایک تعارفی مطالعہ

مولف: سید عزیز الرحمٰن

صفحات: ۱۷۶

قیمت: ۱۵۰ روپے

ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی

تبصرہ نگار: ڈاکٹر نثار احمد

کتاب کا عنوان اور زیر عنوان تشریحی عبارت بہ جائے خود کتاب کی نوعیت و اہمیت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے، اور فی الواقع مزید کسی تعارف کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ فاضل مصنف کے مطابق کتاب میں صرف پاکستان میں گزشتہ ۶۵ برسوں میں ہونے والی سیرت نگارانہ سرگرمیوں کا احاطہ کیا گیا ہے (ص: ۱۳) اور اصل توجہ کتب سیرت کے مختصر تعارف پر مرکوز کی گئی ہے (ص: ۱۰) متن کتاب میں اگر چہ جناب مصنف نے سیرت نگاری کے تین ادوار کا ذکر کیا ہے، تاہم یہ محض تکلفاً ہے، کیوں کہ کتاب کے مندرجات کا اصلاً تعلق تو صرف قیام پاکستان کے بعد (تیسرے) دور سے ہی ہے۔ اس دور کی ''بہت سی خوبیوں'' کے ضمن میں مصنف موضوع کے حوالے سے دو اہم باتوں میں سے نہ معلوم کیوں صرف ایک